

<p>جلد سوم</p> <p>۲۲۸</p> <p>کلیات مرثیہ و لکیر</p> <p>موت ہو اور زندانی سے دوزخ فرما کر بلائے گئے ہیں جسے سب سے گھبرائی موت ہو اور زندانی سے دوزخ فرما کر بلائے گئے ہیں جسے سب سے گھبرائی</p>	<p>۲۲۸</p> <p>کلیات مرثیہ و لکیر</p> <p>موت ہو اور زندانی سے دوزخ فرما کر بلائے گئے ہیں جسے سب سے گھبرائی موت ہو اور زندانی سے دوزخ فرما کر بلائے گئے ہیں جسے سب سے گھبرائی</p>	<p>۲۲۸</p> <p>کلیات مرثیہ و لکیر</p> <p>موت ہو اور زندانی سے دوزخ فرما کر بلائے گئے ہیں جسے سب سے گھبرائی موت ہو اور زندانی سے دوزخ فرما کر بلائے گئے ہیں جسے سب سے گھبرائی</p>
<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>	<p>کچھ دن جو دیر کی ہمیں جیسا نہ پایگا ہم شکل مصطفیٰ مرا مرقد بنا لینگا</p>	<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>
<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>	<p>کچھ دن جو دیر کی ہمیں جیسا نہ پایگا ہم شکل مصطفیٰ مرا مرقد بنا لینگا</p>	<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>
<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>	<p>کچھ دن جو دیر کی ہمیں جیسا نہ پایگا ہم شکل مصطفیٰ مرا مرقد بنا لینگا</p>	<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>
<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>	<p>کچھ دن جو دیر کی ہمیں جیسا نہ پایگا ہم شکل مصطفیٰ مرا مرقد بنا لینگا</p>	<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>
<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>	<p>کچھ دن جو دیر کی ہمیں جیسا نہ پایگا ہم شکل مصطفیٰ مرا مرقد بنا لینگا</p>	<p>مردہ کی شکل وہ الم نہ سے ہو گئی اور صاحب فراموشی سے ہو گئی</p>

<p>۱۰ بانیین دے جانے کے بعد جان عالم ان بنین جاتے کے ہوں غم غم تو کتنے دلے این پر دین تمام خسروان آپ جگر تری ہونج</p>	<p>۱۱ یہ کتنے ساتھ تانی کو دستہ ایسا اور پوچھی جی کے روضہ پودہ ہونج پیلے تو بوس اس کندہ یک کو بوس پھر عرض کی کہ انا اس قسم انیا</p>	<p>۱۲ یہ کتنے پاس غافل ہونج مگر انہاری قبر پر آ کر کہی جاہ تسکین آپ جیجے جا کر آئے ذرا</p>
<p>غبت میں یہ گھر کا ہر اک رہنے والا ہے کوئی سننے والا ہے نہ کوئی کہنے والا ہے</p>	<p>لونڈی ہو کین بول کی بانو کی جانی ہوں بابا کی کوچھے کو خبر سے آئی ہوں</p>	<p>اب کوئی دم کو ہو گا نذر زمین چھو مرا میرا حسین ہو گا وہاں منظر مرا</p>
<p>۱۳ یہ کتنے مٹی ہو وہ مٹی مٹا چھال سے تہ لگتا ہے تان کما قبر نبی پر ساہ برس کر چلو ذرا جانا ہے پوچھو حال تیرا اپنے باپ کا</p>	<p>۱۴ مٹو مٹو کھیل کے وقت کھینچی کھلاؤ لوں کہ کب تھی تیرا بیٹی آواز آئی روضہ احمد سے بی قی صوبہ سے بیجے میرا بی بی راہی</p>	<p>۱۵ بہم کلام غیر صادق کا مٹنا تو نہ لے کویت کے تانی سے کیا بکس مس پر کا سنا سے اوجا کوئی دم میں کتا ہو تیرا کھلا</p>
<p>دیکھینگے جب رسول ترے اس ظالم کو کہہ دینگے صاف اپنے نواسے کے حال کو</p>	<p>مخروم تیرا پاپ ہو آب فراط سے نرخہ ہو آسپین دن اور نین رات سے</p>	<p>یہ وہ بھاری بھاری مجھے ابقدر نہ تھی عاشوریکا دن آج ہو چکو غیر تھی</p>
<p>۱۶ تو ایک جان بونو کو غم خیزا اور کھڑکی کی تیرے غم سے تیرے چہرے مٹو تانی صمیمہ کو سہو روضہ سے جگر تری بی بی پوچھو</p>	<p>۱۷ خانگہ گوئیاد سے تیری نین ذرا مخروم تیرے نام کا عاشق پیرا کیونکہ تیرا جاکو وہ خط کبھی کبھی روضہ سے بیجے میرا بی بی راہی</p>	<p>۱۸ یہ کتنے بیٹھیں وہ دونوں شاہزادہ نانی کی اور نواسی کی حالت ہوتی جاہ ہر کھنٹے کے پھر کبھی سرور کی تھکاہ تو نہ لے کویت کے تانی سے کیا</p>
<p>پیشو کی جبکہ قبر سے رو رو بول کی کہہ گی وہ خبر تمہیں سبط رسول کی</p>	<p>اب تک تو حیا وہ تھا بابا امام ہی جبوقت وقت عمر ہو ادوہ کلام ہی</p>	<p>روح ہی آئے قبر سے مگر اکی راہ کی تو نہ لے کویت کے تانی سے کیا</p>

<p>قلم</p> <p>اگر تیرے ساتھ ہوں تو میری ہر بات مٹ جائے گی جیسا کہ تیرے ہاتھ سے داری کچھ اپنے پاس رکھ کر نہ تھے تو اب جان ابھی لوں اپنے</p>	<p>قلم</p> <p>تیرے ہونے کا تو اس کا تیرے تیرا کی تیرے کوئی تیرا اقرار کیا کرتے ہیں ابھی ہوں ابھی تیرے مٹ جائے تیرے ہونے کا تیرے</p>	<p>قلم</p> <p>تیرے تیرے ہونے سے جگہ تیرے ہانی ابھی اور تیرے ہونے کو تیرے جی ہونے کا اور تیرے ہونے کو تیرے تیرا کی جو تیرے ہونے کو تیرے</p>
<p>دہ جھپکا پایا سادستہ میں جی سے سیر ری در آسکے حلقے تھے زمین تھوڑی سیر ہی</p>	<p>امیوقت بعد چکا تودہ ہاتھ اپنی جان سے ہر زمانہ لیتا ہر تیرے زبان سے</p>	<p>اگر لوگو آج میری صحبت کار و زہری میرے پدہ کی آج شہادت کار و زہری</p>
<p>قلم</p> <p>اگر تیرا کہہ دے کہ تیرا سکتا ہوں تیرے ہونے سے جو کچھ تیرا کہہ دے کہ تیرا میرے ہونے سے تیرا ہونے سے</p>	<p>قلم</p> <p>ابھی تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا</p>	<p>قلم</p> <p>اگر تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا</p>
<p>تصمت نے تیرا لال کو میں جانا مار ہی میدان دہ مر کے بالونے میں نے بہا رہی</p>	<p>پیارا زگرہ تو نہ آہ دہا کر د آس یاد کر لے واسلے کے حق میں دعا کر د</p>	<p>پر تو یسین تہی کا تو اساہو اثنید بھوکا اثنید ہو گیا پایا ساہو اثنید</p>
<p>قلم</p> <p>اگر تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا</p>	<p>قلم</p> <p>اگر تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا</p>	<p>قلم</p> <p>اگر تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا</p>
<p>میں نے تیرا ہی تیرا ہونے میں کر رہی میں اپنے اثنید تیرے سے چھڑا کر رہی</p>	<p>میں نے تیرا ہی تیرا ہونے میں کر رہی میں اپنے اثنید تیرے سے چھڑا کر رہی</p>	<p>اگر تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا تیرا کہہ دے کہ تیرا</p>

<p>۱۰۰۰ ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں</p>	<p>۱۰۰۰ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ</p>	<p>۱۰۰۰ ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں</p>
<p>عاشق سکینہ کا تھا سو اسپر خدا ہوا عباس دین نیر پے سب سے جدا ہوا</p>	<p>دھڑکایں ہی جگمگاتے کیا کیا عباس کس طرح سے لڑاتے کیا کیا</p>	<p>جو جو زمین میں لالہ ہیں سب کھلے ہوئے گھوڑے ہیں غافل زمین میں سب کھلے ہوئے</p>
<p>۱۰۰۰ ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں</p>	<p>۱۰۰۰ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ</p>	<p>۱۰۰۰ ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں</p>
<p>ٹوٹی تھاری دیر سے میں منغل ہوئی منہ سے حسن امام کے امان نخل ہوئی</p>	<p>امان تھا سے لال نے ساکھا بڑا کیا جو تہنہ کند یا تھا کچھ اُس سے ساکھا</p>	<p>اک ہاتھ میرا لپٹا ہوا کس سر پہ ہاتھ ہو تزیینہ تو آئی جھانکی زمین میرا ساتھ ہو</p>
<p>۱۰۰۰ ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں</p>	<p>۱۰۰۰ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ تزیینہ ہونی اور وہ سے تزیینہ</p>	<p>۱۰۰۰ ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں ہر قسم کے بعدہ قدم میں</p>
<p>رضت میں آسلی حق لطف امام تھا آقا کو کب ہو مرزا کو راغلام کما</p>	<p>رضت آتے مذوی شدہ عالی مقام سے تاقم شہید رہیں ہو امیر سے سائے</p>	<p>خاک کس طرح سے غلط صغیر کے جینے میں پھر جیتے میرے بابا نہ آئے مدینے میں</p>

<p>۱۰۰۰ صفت من آنست خبیب کیا از خبیب عباس تو لاده ز تر ا کا بار کار لنگ تو سار گت بکا اوجان نامدار بیکس علم با جو تو فاعف من بکار</p>	<p>۱۰۰۰ اور دو سو در اداش از ماشه خبیر بیکس حاجت خیرت شیر کا لادان پا بال زین گھوڑنک باونست بیکس کری غنصیب من نون کون او خبیر</p>	<p>۱۰۰۰ عباس نامور کا وہ بیخواب سنا ارم البینین سن کا جادو ادا کیا بھینچن کریندیون گئی وہ ہم کی قبلا میں کیا کون کر گیا جو ایسے دودھ کا</p>
<p>جب حال علم نہ رہا پھر علم گمان اور گھر سے نکسے ہو گئے جب تو ہم گمان</p>	<p>میں ہو گا کٹر سار حسن سے بہشت میں ہو گی نہ آنکھ چار حسن سے بہشت میں</p>	<p>یہ سب اترے نواح بحر و چین کا صدقہ یہ ہر علی کا تصدق حسین کا</p>
<p>۱۰۰۰ انصاف لبین اپنے گھر میں آج بھی جا کتا جو کئی بیانی کو اپنے گھر سے جا بیانی بھی کسی عاشق پوشوشا کا بھور کسکو نہ نہ نہ دھادی کو بیگنا</p>	<p>۱۰۰۰ انصاف کو تجھے آیا تھا خوب دیکھا لگ کر گلے سے کبیر کما آنست غمخای پوچھا ہے وہ دلن میں فضیل زوی ارانا کو یہی پہلے فری ہو زوی</p>	<p>۱۰۰۰ بڑے پھر کھنڈے گھر جا بگت کہ راکھیا ازینجا تھاپیر اور رکھتے ہر دن دودھ خوشی میں باہر تھاپہ اور نیت فالو تھین کر لئی ہو گئی گواہ</p>
<p>مارا گیا وہ جس گھڑی آنکھ کے سامنے اپنی کر کو ختام لیا تب امام نے</p>	<p>پھر کہو میں امام کے حق سے ادا ہوا خدی تھا جسکا اسکے قدم پر فدا ہوا</p>	<p>عباس شاہدین کے قدم پر فدا ہوا وہ میرا لادلا جسے حق سے ادا ہوا</p>
<p>۱۰۰۰ ہوئی تھی اسکی لاش تھاپہ نامور عباس کے کہ تھا قدم شہر چوکر سب گوارے میں شاد چلا دہر سے لگے وہ عسرتن بھرتن اتر شاہ جو جو</p>	<p>۱۰۰۰ جس دن اڑھ کو شاد و تر سے غلے چلا تب دودھ کھنڈے ہوئے سکا دین کھلے ایسا نور کھنڈے تھا میں بچھ اور دو سو کام میں سے</p>	<p>۱۰۰۰ چھان کو تھپتھپت کھنڈے ہوئے دودھ باور کا آواغ میں عباس بچھو کھنڈے میں نرم مرنی نہ تم شکا ہو دنی ہوا ان جان تو دودھ میں</p>
<p>میں شکر لیکے خیر سے در تک نہ جا سکا عباس سبکدین کو نہ میں پانی پلا سکا</p>	<p>اب دودھ بخشندو کہ فدائین نے مر گیا ظاہر تھا رے دودھ کا امان اتر گیا</p>	<p>زہرا کی ہو کینز حق اسکا ادا کرو منہ سے حسن حسین کھوا اور بکا کرو</p>

